S_1999_4_277_285

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4ایس سی آر

راجیش گوونڈ جاگیشا

بنام۔

اسٹیٹ آف مہاراشٹرا

2نومبر1999

جی۔بی۔پٹنائک اور آر۔پی۔سیٹھی، جسٹسز

تعزراتہ ہند،1860۔

فوجداری مقدمہ-دفعات302اور34-جانچ شناختی پریڈ-طویل غیرواضح تاخیر-داڑھی اور لمبے بالوں والے شخص کا ذکر کرنے والی ایف آئی آر-کوئی داڑھی اور لمبے بالوں والا شخص پریڈ میں شامل نہیں-ملزم نے مبینہ شناختی پریڈ کے وقت تک داڑھی اور لمبے بال نکال دیے تھے-پہلی نظر میں ملزم کی شناخت کرنے والے گواہ-حقائق اور حالات کے تحت،ملزم شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار تھا-گواہوں کے گرفتاری کے بعد ملزم کو دیکھنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

یہ مبینہ گیا کہ مستغیث اور متوفی سمیت اس کے دوست ادھر ادھر گھوم رہے تھے جب اپیل کنندگان 'ایس' کے ساتھ پیچھے سے آئے اور متوفی پر تلواروں،چھری اور گپتی سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی۔حملے کا مشاہدہ کرتے ہوئے مستغیث اور اس کے دوسرے دوست اپنی جان بچانے کے لیے جائے وقوع سے بھاگے۔ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندگان کو 'ایس' کے ساتھ آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا تھا۔ان کی طرف سے دائر اپیل کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف،اپیل گزاروں نے موجودہ اپیلیں دائر کی ہیں۔

اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ استغاثہ کے گواہ دلچسپی رکھنے والے اور موقع گواہ تھے؛ملزم نمبر2 کے حوالے سے شناختی پریڈ کو مناسب طریقے سے انجام نہیں دیا گیا اور طویل غیر واضح تاخیر کے بعد منعقد کیا گیا؛ کہ کوئی مقصد نہیں تھا؛اور یہ کہ دفعہ 34 آئی پی سی کا اطلاق نہیں کیا جا سکا کیونکہ مشترکہ مقصد قائم نہیں کیا گیا تھا۔

اپیلوں کو نمٹانا،عدالت

منعقد: 1.1. ایسے معاملات میں جہاں کسی شخص پر مبینہ جاتا ہے کہ اس نے جرم کیا ہے اور گواہوں کو اس کا پہلے علم نہیں ہے، تفتیشی ایجنسی کی طرف سے شناختی پریڈ کا انعقاد لازمی ہے تاکہ گواہوں کو اس شخص کی شناخت کرنے کے قابل بنایا جا سکے جس پر مبینہ گیا ہے کہ اس نے جرم کیا ہے۔ جانچ کی شناخت کی عدم موجودگی مہلک نہیں ہو سکتی اگر ملزم کو شکایت میں جانا جاتا ہے یا کافی حد تک بیان کیا گیا ہے جس سے عدالت کے ذہن میں اس کے ملوث ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں رہتا ہے یا واقعہ کے فوراً بعد اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ مقدمے میں ملزم شخص کی شناخت کرنے کا ثبوت، پہلی بار، اپنی نوعیت سے، فطری طور پر ایک کمزور کردار کا ہے۔ شناختی پریڈ کا انعقاد تصدیق کے لیے دانشمندی کا اصول ہونے کی وجہ سے قانون کے طے شدہ موقف کے مطابق اور تیزی سے اس پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ تاخیر، اگر کوئی ہو تو، استغاثہ کو تسلی بخش طریقے سے سمجھانی ہوگی۔ (283-سی، ڈی، ایف، جی)

بدھسن اور دیگر بنام ریاست یو پی، (1970) 2 ایس سی سی 128، پر انحصار کیا۔

1.2. تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درج کی گئی ایف آئی آر میں ملزم نمبر 2 کا نام نہیں لیا گیا تھا۔ ملزم نمبر 2 کو 20.1.1993 پر گرفتار کیا گیا لیکن شناختی پریڈ 13.2.1993 پر منعقد کی گئی۔ استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ شناختی پریڈ کے انعقاد میں تاخیر کی وضاحت قابل اعتماد نہیں ہے۔ یہ متدعویہ نہیں ہے کہ شناختی پریڈ کے وقت، اپیل کنندہ کی داڑھی اور لمبے بال نہیں تھے جیسا کہ ایف آئی آر درج کرنے کے وقت ذکر کیا گیا تھا۔ یہ بھی متدعویہ نہیں ہے کہ داڑھی اور لمبے بالوں والا کوئی شخص پریڈ میں شامل نہیں تھا۔ گواہوں پر مبینہ کہ انہوں نے پہلی نظر میں ہی ملزم نمبر 2 کی شناخت کر لی تھی حالانکہ اس نے لمبے بال اور داڑھی نکال دی تھی۔ جس چیز نے مجسٹریٹ کو ایف آئی آر میں نامزد افراد سے مشابہت رکھنے والے ایک یا دو افراد کو جوڑنے سے روکا وہ ایک معمہ ہے جو شکوک و شبہات سے ڈھکا ہوا ہے اور استغاثہ نے اسے صاف نہیں کیا۔ گواہوں کے گرفتاری کی تاریخ اور ٹیسٹ شناختی پریڈ کے درمیان مذکورہ ملزم کو دیکھنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ ملزم نمبر 2 کے حوالے سے ٹیسٹ شناختی پریڈ مناسب طریقے سے منعقد نہیں کی گئی تھی اور اسے غیر واضح تاخیر کا سامنا کرنا پڑا تھا، اس لیے وہ شک کا فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔ (281-G;282-E,F;283--H)

ریاست آندھرا پردیش بنام ڈاکٹر ایم وی رمنا ریڈی اور دیگر، اے آئی آر (1991) ایس سی 1938، پر انحصار کیا۔

2. ' گواہوں کی چشم دید گواہی پر مبنی فوجداری مقدمے میں 'محرک' بالکل بھی متعلقہ نہیں ہے۔ جہاں

جرم کے ارتکاب سے متعلق براہ راست ثبوت اعتبار کے لائق ہے اور اس پر یقین کیا جا سکتا ہے، محرک کا سوال کم و بیش علمی ہو جاتا ہے۔' محرک صرف قرائنی شہادت کی بنیاد پر کسی معاملے میں متعلقہ ہو سکتا ہے، جو حالات میں سے ایک ہے۔'(284-بی-ڈی)

گرچرن سنگھ اور دیگر بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1956) ایس سی 460 اور داتار سنگھ بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1974) ایس سی 1193 نے انحصار کیا۔

.3 پی ڈبلیو 1 اور 2 چشم دید گواہ تھے جنہوں نے اس واقعے کو دیکھا تھا جس میں متوفی کو قتل کیا گیا تھا اور دلچسپی رکھنے والے اور اتفاقی گواہ ہونے کی وجہ سے انہیں قابل اعتماد نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔(284-ای)

.4 آئی پی سی کی دفعات 34 اور 149 الگ اور ممتاز ہیں۔ دفعہ 34 آئی پی سی کے اطلاق کے لیے کوئی قبل از مراقبہ یا ذہن کی سابقہ ملاقات ضروری نہیں ہے۔ مشترکہ ارادے کے وجود کا اندازہ مقدمے کے حاضر حالات اور فریقین کے طرز عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ مشترکہ ارادے کا کوئی براہ راست ثبوت ضروری نہیں ہے۔ مشترکہ ارادے کے مقاصد کے لیے جرم کے ارتکاب میں شرکت کو بھی تمام معاملات میں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشترکہ ارادہ کسی واقعہ کے دوران بھی تیار ہو سکتا ہے۔ کیس کے حالات واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ملزم افراد مہلک ہتھیاروں کے ساتھ موقع پر آئے تھے اور متوفی کو اس کی موت کا سبب بننے کے ارادے سے زخمی کیا تھا۔(284-F,G,H;285-A)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 فوجداری اپیل نمبر 737 وغیرہ۔

1995 کی سی آر ایل اے نمبر 185 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 23.12.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے محترمہ رانی جیٹھملانی (این پی)۔ سی آر ایل اے نمبر 737 اور 739/97

سی آر ایل اے نمبر 738/97 میں اپیل کنندہ کے لیے اے۔ ایس۔ نمبیار اور کے۔ آر۔ نمبیار۔

جواب دہندہ کے لیے کے۔ جی۔ شاہ اور جی۔ بی۔ ساٹھے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سیٹھی، جسٹس: یہاں سنتوش @ سندیپ @ شانو کے ساتھ اپیل کنندگان پر تھانے کے سیشن جج کے ذریعے آئی پی سی کی دفعات 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302، 504 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ ان پر مبینہ کہ انہوں نے ممبئی کے ایک علاقے میں، جسے واشی کہا جاتا ہے، شام 4 بج کر

45 منٹ پر جوئے کٹی کا قتلِ عمد کیا تھا۔ انہیں مجرم قرار دیا گیا اور آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 242 کے تحت جرائم کے ارتکاب کے لیے عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ تمام ملزموں کی طرف سے دائر اپیل کو عدالت عالیہ نے ان اپیلوں میں عائد فیصلے کے ذریعے مسترد کر دیا تھا۔ ملزم سنتوش@ سندیپ@ شانو کے علاوہ تمام ملزموں نے ان اپیلوں کو ترجیح دیتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ درج ذیل عدالتوں نے مقدمے میں شواہد کو مناسب طریقے سے سراہا نہیں ہے اور ان کے خلاف سزا کا کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے۔ استغاثہ کے گواہوں پر مبینہ گیا تھا کہ وہ دلچسپی رکھتے ہیں اور موقع گواہ ہیں اور ان پر مبینہ گیا تھا کہ انہوں نے واقعہ نہیں دیکھا۔ مزید یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ٹرائل کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ ملزم نمبر 2 راجیش گووند جا گیٹا کو مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکا کیونکہ شناختی پریڈ میں اس کی صحیح شناخت نہیں کی گئی تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے قانون کے طے شدہ اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور طویل غیر واضح تاخیر کے بعد منعقد کیا گیا تھا۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ 30 دسمبر 1992 کو تقریباً 9 بجے۔ مستغیث مندیپ سنگھ جوہل، اس کا کزن بھائی سریندر سنگھ اور کزن بہن سریتا@ ریتا واشی علاقے کے سیکٹر نمبر 6 میں بازار سے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے اور جب وہ سیکٹر 6 اور 7 کے کونے پر پہنچے تو ہریش گووند جا گیٹا، ملزم نمبر 3، شریف انور سید، ملزم نمبر 1 نے اپنے دوساتھیوں کے ساتھ ریتا کو سیٹی بجانے لگا۔ سریندر سنگھ نے مذکورہ بالا افراد کی طرف غصے سے دیکھا۔ مذکورہ افراد نے مستغیث اور سریندر سنگھ کو مٹھیوں سے مارا پیٹا تھا۔ سریتا @ ریتا نے 1.1.1993 پر واشی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی لیکن پولیس کی کوششوں کے باوجود مجرموں کو گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ 2.1.1993 پر، مستغیث، اس کے دوست جوئے کٹی، دنیش پنچال، ہرپریت سنگھ رندھاوا، کشور، سریندر سنگھ اور سریتا@ ریتا اون ون ہوٹل گئے تھے۔ واپسی پر، وہ ریٹا کو گھر پر چھوڑ گئے اور شام 4 بج کر 40 منٹ کے قریب جب وہ سیکٹر 7 میں روہاؤس 'جی' اور 'آر' سے بازار کی طرف گزر رہے تھے، ملزم نمبر 1 اور 3 اپنے دوساتھیوں کے ساتھ پیچھے سے آئے، بدسلوکی کی اور جوئے کٹی پر تلواروں، چھری اور گپتی جیسے ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اپنی جانوں کی حفاظت سے خوفزدہ ہو کر جوئے کٹی کے علاوہ سب جائے وقوع سے بھاگ نکلے۔ وہ سیکٹر 6 میں آٹو رکشہ اسٹینڈ پر پہنچے اور جب وہ رپورٹ درج کرانے کے لیے واشی پولیس اسٹیشن کی طرف بڑھ رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ جوئے کٹی آکٹروئی ناکا سے ہائی وے کے ذریعے سٹرلنگ ہسپتال کی طرف دوڑ رہا تھا۔ ان سب نے جوئے کٹی کو اٹھا کر سٹرلنگ ہسپتال لایا۔ چونکہ ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر دستیاب نہیں تھا، اس لیے جوئے کٹی کو للکشدیپ ہسپتال لے جایا گیا جہاں جانچ پڑتال کے بعد ڈاکٹروں نے جوئے کٹی کو مردہ قرار دے دیا۔ تعمیل کرنے والی نمائش 18 کو مندیپ سنگھ جوہل نے بی اے کدم، پی ایس آئی

کے پاس تقریباً شام 5 بج کر 30 منٹ پر درج کرایا۔ نمبر 2/93 پر مشتمل جرم درج کرنے کے بعد، پی ایس آئی لکشدیپ ہسپتال پہنچا اور متوفی کی لاش پر انکوائری پنچ نامہ کیا۔ ملزم نمبر 2 کے کہنے پر ایک تلوار (آرٹیکل نمبر 9) نمائش 59 کے مطابق منسلک کی گئی تھی اور پنچ نامہ نمائش 59 اے 4.1.1993 پر۔ اسی دن ملزم نمبر 1 اور 2 کے خون سے رنگے کپڑے ضبط کیے گئے۔ ایک تلوار اور چھری (آرٹیکل 16 اور 17) میمورنڈم نمائش 43 کے مطابق منسلک کیا گیا تھا اور پنچ نامہ نمائش 44 7.1.1993 پر ملزم نمبر 2 کے کہنے پر۔ ملزم نمبر 3، یعنی ہریش گووند جا گیشا اور ملزم نمبر 4 سنتوش کو 20.1.1993 پر گرفتار کیا گیا۔ 23.1.1993 پر ملزم نمبر 4 کے گھر سے ایک چاقو اور دو شرٹ اس کے کہنے پر میمورنڈم ایگزبٹ 61 اور پنچ نامہ A-61 کے ذریعے برآمد کیے گئے۔ ملزم افراد کے خلاف دفعات 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302، 504 کے تحت الزامات طے کیے جانے کے بعد انہوں نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی اور مقدمہ چلانے کا دعوی کیا۔ شواہد کی تعریف پر ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ استغاثہ نے ثابت کر دیا ہے کہ سیکٹر 7 واشی میں 2.1.1993 پر جوئے کٹی کی موت ایک قتل عام تھی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ استغاثہ تمام معقول شکوک وشبہات سے بالاتر ہو کر یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے کہ ملزموں نے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے جوئے کٹی پر تلوار، چھری اور گپتی جیسے ہتھیاروں سے حملہ کیا اور اس طرح قتلِ عمد کا جرم کیا۔

عدالت عالیہ نے موت کے شواہد کی تعریف کرنے اور معاملے کے تمام پہلوؤں سے نمٹنے کے بعد، اپیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا:

"اس طرح چشم دید گواہوں پی۔ ڈبلیو۔ 1 اور پی۔ ڈبلیو۔ 2 کے شواہد کے ساتھ ساتھ طبی شواہد، شناختی پریڈ سے متعلق شواہد، ملزم کے اعتراف بیانات کے بذریعے خون سے رنگے ہوئے کپڑوں اور ہتھیاروں کی بازیابی کے معاملے میں شواہد اور کار سے خون کے ٹکڑے پی۔ ڈبلیو۔ 1 اور پی۔ ڈبلیو۔ 2 کی چشم دید گواہوں کی گواہی کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت تمام اپیل گزاروں کو سزا سنانے والے سیشن عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔"

ملزم نمبر 2، یعنی راجیش گووند جا گیشا کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے زور دے کر دلیل دی ہے کہ اس کے مؤکل کا جرم کے ارتکاب سے تعلق ثابت نہیں ہوا ہے، جو کہ تمام معقول شکوک و شبہات سے بالاتر ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ شناختی پریڈ طویل تاخیر کے بعد منعقد کی گئی تھی اور ایف آئی آر میں تفصیل سے ملزم نمبر 2 سے متعلق خصوصیات سے مشابہت رکھنے والے کسی بھی شخص کو ٹیسٹ شناختی

پریڈ میں شامل نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ملزم نمبر 2 کی شناخت میں گواہوں کی صداقت کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درج کی گئی ایف آئی آر میں ملزم نمبر 2 کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ یہ بھی متدعویہ نہیں ہے کہ شناخت کی پریڈ 13.2.1993 پر منعقد کی گئی تھی، مذکورہ ملزم کو حراست میں بھیجنے کے کافی عرصے بعد۔اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ جانچ شناختی پریڈ غیر واضح تاخیر کے بعد کیوں منعقد کی گئی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ مندیپ سنگھ جوہل کی طرف سے درج کی گئی ایف آئی آر میں پی ڈبلیو نے کہا تھا:

"اس وقت، تقریبا 4.55 بجے، افراد یعنی، 1) ہریش، 2) شریف اور دو دوسرے بھاگتے ہوئے آئے اور پیچھے سے ہمیں گالی دینے لگے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں میں تلوار، چھری اور گپتی جیسے ہتھیار سے جوئے پر وار کرنا شروع کر دیے۔اس کے نتیجے میں، جوئے اچانک چیخ پڑی۔اس لیے ہم سب سڑک کے کنارے بھاگ گئے، جو ہمیں مل گئی۔ جب ہم واشی سیکٹر 7 کے رکشہ اسٹینڈ سے رکشہ میں پولیس اسٹیشن آ رہے تھے تو ہم نے جوئے کو دیکھا، جو ٹول ناکا سے سٹرلنگ ہسپتال کی طرف ہائی وے پر دوڑ رہا تھا۔

...... میرے دوست، جو میرے ساتھ تھے۔ میرے بھائی اور میں ان تمام افراد کی شناخت کر لیں گے، جنہوں نے جوئے کو قتل کیا، اگر وہ ہمیں دکھائے جائیں۔

...... افراد یعنی 1) ہریش اور 2) شریف اور دیگر دو، جن میں سے ایک یاماہا موٹر سائیکل کا داڑھی والا ڈرائیور تھا، جی-55 کے سامنے اپنے ہاتھوں میں چھری تلواریں اور گپتی جیسے ہتھیار لے کر پیچھے سے بھاگتے ہوئے آئے، اور ہمیں گالی دی اور سین کولی واڑہ، سی جی ایس کوارٹرز میں رہنے والے میرے 19 سالہ دوست جوئے کٹی کے سینے، سر اور شخص پر وار کیے، جو سب لوگوں کے پیچھے سے چل رہا تھا اور میرے ساتھ تھا، تلوار، ہیلی کا پٹر اور گپتی لے کر اسے مار ڈالا۔''

جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے، ملزم نمبر 2 کو 20.1.1993 پر گرفتار کیا گیا تھا لیکن شناختی پریڈ 13.2.1993 پر منعقد کی گئی تھی۔ یہ بھی متدعویہ نہیں ہے کہ شناختی پریڈ کے وقت، اپیل کنندہ کی داڑھی اور لمبے بال نہیں تھے جیسا کہ ایف آئی آر درج کرنے کے وقت ذکر کیا گیا تھا۔ یہ بھی متدعویہ نہیں ہے کہ داڑھی اور لمبے بالوں والا کوئی شخص پریڈ میں شامل نہیں تھا۔ گواہوں پر مبینہ کہ انہوں نے پہلی نظر میں ہی ملزم نمبر 2 کی شناخت کر لی تھی حالانکہ اس نے لمبے بال اور داڑھی نکال دی تھی۔ جس چیز نے مجسٹریٹ کو ایف آئی آر میں نامزد افراد سے مشابہت رکھنے والے ایک یا دو افراد کو جوڑنے سے روکا وہ ایک معمہ ہے جو شکوک وشبہات سے ڈھکا ہوا ہے اور استغاثہ نے اسے صاف نہیں کیا۔ گواہوں کے گرفتاری کی تاریخ اور ٹیسٹ شناختی پریڈ کے درمیان مذکورہ ملزم کو دیکھنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

ریاست آندھرا پردیش بنام ڈاکٹر ایم وی رمنا ریڈی اور دیگر (1991) اے آئی آر ایس سی 1938 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جہاں شناختی پریڈ کے انعقاد میں غیر واضح تاخیر ہوتی ہے، وہاں ملزم کی شناخت سے متعلق استغاثہ کے ثبوت کو بالکل قابل اعتماد نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور ایسے معاملے میں ملزم شک کے فائدے کا حقدار ہے۔ فوری معاملے میں استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ شناختی پریڈ کے انعقاد میں تاخیر کی وضاحت قابل اعتماد نہیں ہے۔ ملزم نمبر 1 اور 2 کی گرفتاری کی تاریخ سے پانچ ہفتوں سے زیادہ اور ملزم نمبر 3 اور 4 کی گرفتاری سے تین ہفتوں تک بمبئی جیسے شہر میں مجسٹریٹ کی عدم دستیابی کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا کہ بمبئی شہر میں بہت سے مجسٹریٹ دستیاب ہیں اور یہ کہ تفتیشی ایجنسی کسی مخصوص مجسٹریٹ سے پریڈ کروانے کا پابند نہیں تھی۔ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ جائز نہیں تھا کہ خصوصی ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی مبینہ مشکلات کی وجہ سے پریڈ جلد منعقد نہیں کی جا سکی۔ یہ دفاع کے لیے نہیں تھا کہ وہ یہ ثابت کرے کہ منعقدہ پریڈ قانونی کمزوریوں سے دوچار تھی کیونکہ تسلیم شدہ طور پر، فوجداری مقدمے میں ثبوت کی ذمہ داری کبھی نہیں بدلتی ہے کیونکہ ملزم کو اس وقت تک بے قصور سمجھا جاتا ہے جب تک کہ استغاثہ کے ذریعے تمام معقول شکوک وشبہات سے بالاتر ثابت نہ ہو جائے۔ ایسے معاملات میں جہاں کسی شخص پر مبینہ جاتا ہے کہ اس نے جرم کیا ہے اور گواہوں کو پہلے سے معلوم نہیں ہے، تفتیشی ایجنسی کی طرف سے شناختی پریڈ کا انعقاد لازمی ہے تاکہ گواہوں کو اس شخص کی شناخت کرنے کے قابل بنایا جا سکے جس پر مبینہ گیا ہے کہ اس نے جرم کیا ہے۔ جانچ کی شناخت کی عدم موجودگی مہلک نہیں ہو سکتی اگر ملزم کو شکایت میں جانا جاتا ہے یا کافی حد تک بیان کیا گیا ہے جس سے عدالت کے ذہن میں اس کی شمولیت کے بارے میں کوئی شک نہیں رہتا ہے۔ اس طرح کی پریڈ اس معاملے میں ضروری نہیں ہو سکتی ہے جہاں ملزم شخص کو واقعے کے فوراً بعد موقع پر ہی گرفتار کر لیا جائے۔ مقدمے میں ملزم شخص کی شناخت کرنے کا ثبوت، پہلی بار، اپنی نوعیت سے، فطری طور پر ایک کمزور کردار کا ہے۔ بدھین اور انر میں یہ عدالت بنام ریاست یوپی، (1970) 2 ایس سی سی 128 نے مؤقف اختیار کیا کہ سزا پانے کے لیے شواہد کو عام طور پر واضح کرنا چاہیے کہ مستغیث یا گواہ کس طرح اور کن حالات میں ملزم شخص کو چننے آئے اور اس کردار کی تفصیلات جو ایسے افراد نے معقول خاصیت کے ساتھ زیر بحث جرم میں ادا کی۔ جانچ کی شناخت کو تصدیق کے لیے احتیاط کا ایک محفوظ اصول سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ شناخت کی کارروائی کا انعقاد ٹھوس ثبوت نہیں ہو سکتا ہے، پھر بھی اس طرح کی کارروائی کو تصدیق کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ جرم کے ارتکاب کے لیے عدالت کے سامنے لائے گئے شخص کے ملوث ہونے پر یقین کیا جا سکے یا نہیں۔ شناختی پریڈ کا انعقاد جو کہ دانشمندی کا ایک قاعدہ ہے اس پر قانون کے طے شدہ موقف

کے مطابق سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔تاخیر،اگر کوئی ہوتو،استغاثہ کوتسلی بخش طریقے سے سمجھانی ہوگی۔

حاضر حالات اور عدالت میں پیش کیے گئے شواہد کی مجموعی حیثیت کو دیکھتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ چونکہ ملزم نمبر 2 کے حوالے سے ٹیسٹ شناختی پریڈ مناسب طریقے سے نہیں کی گئی تھی اور اسے غیر واضح تاخیر کا سامنا کرنا پڑا تھا،اس لیے وہ شک کے فائدے کا حقدار ہے۔

ملزم نمبر 1 اور 3 کے ملوث ہونے کے حوالے سے،ہمیں دوبارہ استغاثہ کے شواہد کے بذریعے لیا جا رہا ہےاور ہم مطمئن ہیں کہ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ دونوں نے انہیں آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے لیے مجرم ٹھہرانے میں جواز پیش کیا۔ ہم ان دلائل سے متاثر نہیں ہیں کہ چونکہ اس سے پہلے کا واقعہ جس میں سریتا@ ریٹا کو چھیڑا گیا تھا،استغاثہ کی طرف سے قائم نہیں کیا گیا ہے، لہذا اپیل کنندگان بری ہونے کے حقدار تھے، کیونکہ ان کے مطابق، جرم کرنے کا کوئی مقصد موجود نہیں تھا۔' گواہوں کی چشم دید گواہی پر مبنی فوجداری مقدمے میں 'محرک' بالکل بھی متعلقہ نہیں ہے۔ یہ عدالت گرچرن سنگھ اور انر بنام. ریاست پنجاب، اے آئی آر (1956) ایس سی 460 نے فیصلہ دیا کہ "لیکن اس عدالت کی طرف سے بار بار اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جہاں ملزم کے خلاف مثبت ثبوت واضح ،ٹھوس اور قابل اعتماد ہے، محرک کے سوال کی کوئی اہمیت نہیں ہے"۔ایک بار پھر داتار سنگھ بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1974) ایس سی 1193 میں، اس عدالت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جرم کے ارتکاب کے لیے محض ایک مضبوط مقصد کی عدم موجودگی ملزم کے لیے کوئی مددگار نہیں ہو سکتی اگر جرم کو ثبوت کے ذریعے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ جہاں جرم کے ارتکاب سے متعلق براہ راست ثبوت اعتبار کے لائق ہے اور اس پر یقین کیا جا سکتا ہے، محرک کا سوال کم و بیش علمی ہو جاتا ہے۔'محرک' کسی معاملے میں صرف قرئنی شہادت پر مبنی ہو سکتا ہے، جو حالات میں سے ایک ہے۔

ہم اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کے اس بیان سے بھی متاثر نہیں ہیں کہ پی ڈبلیو 1 اور 2 قابل اعتماد دلچسپی رکھنے والے اور موقع گواہ نہیں ہیں۔ نیچے کی دونوں عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے اور ہم ان کے اس نتیجے سے اتفاق کرتے ہیں کہ مذکورہ گواہ چشم دید گواہ تھے جنہوں نے وہ واقعہ دیکھا تھا جس میں جوئے کٹی کا قتل ہوا تھا۔ملزم نمبر 1 کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر نمبیار نے مزید کہا کہ چونکہ ایک مشترکہ مقصد قائم نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ٹرائل کورٹ نے اپیل گزاروں کو جرم کا مجرم ٹھہرانے میں آئی پی سی کی دفعہ 34 توضیعات کو لاگو کر کے قانون کی غلطی کی۔آئی پی سی کی دفعہ 34 اور دفعہ 149 الگ اور امتیازی ہیں۔مشترکہ ارادے اور مشترکہ مقصد کے معنی اور دائرہ کار کو ٹرائل کورٹ کے ساتھ

ساتھ عدالت عالیہ نے بھی صحیح طریقے سے سمجھا ہے۔آئی پی سی کی دفعہ 34 کے اطلاق کے لیے پہلے سے مراقبہ یا ذہن کی سابقہ ملاقات ضروری نہیں ہے۔مشترکہ ارادے کے وجود کا اندازہ مقدمے کے حاضر حالات اور فریقین کے طرز عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔مشترکہ ارادے کا کوئی براہ راست ثبوت ضروری نہیں ہے۔مشترکہ ارادے کے مقاصد کے لیے جرم کے ارتکاب میں شرکت کو بھی تمام معاملات میں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔مشترکہ ارادہ کسی واقعہ کے دوران بھی تیار ہوسکتا ہے۔موجودہ کیس کے حالات واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ملزم افراد مہلک ہتھیاروں کے ساتھ موقع پر آئے تھے اور ظاہر ہے اس کی موت کا سبب بننے کے ارادے سے جوئے کٹی کو زخمی کیا تھا۔عینی شاہدین اپنی جان بچانے کے لیے جائے وقوعہ سے بھاگے۔جہاں تک ملزم نمبر 2 کے علاوہ دیگر ملزموں کا تعلق ہے،ہمیں ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ذریعے شواہد کی تعریف میں قانون کی کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔

ان حالات میں راجیش گووند جا گیشا،ملزم نمبر 2 کی طرف سے دائر 1997 کی اپیل نمبر 737 کی اجازت ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے فیصلوں کو بھی خارج کر کے دی جاتی ہے جہاں تک اس کا اس سے تعلق ہے۔اسے بری کر دیا جاتا ہے اور ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر اسے کسی دوسرے معاملے میں گرفتار یا سزا نہیں دی گئی تو اسے رہا کر دیا جائے۔شریف انورسید اور ہریش گووند جا گیشا،ملزم نمبر 1 اور 3 کی طرف سے دائر 1997 کی اپیل نمبر 738 اور 739 کو ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سزا اور سزا کو برقرار رکھتے ہوئے خارج کر دیا گیا ہے۔

اے۔کے۔ٹی۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document